دورانِ نماز زخم سے خون چمک جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13175

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 12 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی کے ہاتھ میں موجود زخم سے دورانِ نماز فقط خون چمکا ہو تو کیا اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر وہ خون ناقضِ وضو ہے جو بدن کے کسی بھی حصہ سے نکل کر کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جسے وضو یا غسل میں دھویا جاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں زخم سے خون محض چمکا ہے، اپنی جگہ سے بہا نہیں ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں نمازی کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی اس کی نماز فاسد ہو گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "وان قشرت نفطة وسال منها ماء او صديد او غيره ان سال عن رأس الجرح نقض **وان لم يسل لا ينقض**۔" یعنی اگر چھالہ نوچ ڈالا اور اس سے پانی یا کچ لہو وغیرہ نکلا، تو اگر وہ زخم سے بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 11، مطبوعہ بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وينقضه خروج)۔۔۔(نجس)۔۔۔(منه) ای من المتوضیء۔۔۔ ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور، **وفي غيرهما عين السيلان**" یعنی باوضو شخص کے جسم سے ہر نکلنے والی نجس چیز وضو کو توڑ دیتی ہے۔۔۔۔ البتہ سبیلین سے نکلنے سے مراد اس نجاست کا فقط ظاہر ہونا ہے جبکہ غیر سبیلین میں اس نجاست کا بہنا مراد ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 285-284، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

فتاوی رضویہ میں ہے: "**چھلکنا یعنی خون وریم وغیرہ نے اپنی جگہ سے اصلاً تجاوز نہ کیا بلکہ اُس پر جو کھال کا پردہ تھا وہ ہٹ گیا، جس کے سبب وہ شے اپنی جگہ نظر آنے لگی پھر اگر وہ کسی چیز سے مس ہو کر اس میں لگ آئی مثلاً خون چھلکا**

اُسے انگلی سے چھُوا، انگلی پر اس کا داغ آگیا یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی ان اشیاء پر خون کی رنگت محسوس ہوئی یا ناک انگلی سے صاف کی اُس پر سُرخی لگ آئی اور ان سب صورتوں میں اُس ملنے والی شے پر اثر آجانے سے زیادہ خود اُس خون کو حرکت نہ ہوئی تو یہ بھی جگہ سے تجاوز کرنا نہ ٹھہرے گا کہ اُس میں آپ تجاوز کی صلاحیت نہ تھی۔۔۔۔ **یہ صورت بالاجماع ناقضِ وضو نہیں، نہ اس خون وریم کیلئے حکمِ ناپاکی ہے** کہ مذہب صحیح و معتمد میں جو حدث نہیں وہ نجس بھی نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج01 (حصہ الف)، ص370، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

بہار شریعت میں ہے: "خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا **اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں** جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا **تو وُضو نہیں ٹوٹا۔**" (بہار شریعت، ج01، ص304، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید اگلے صفحے پر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: "زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وُضو نہیں ٹوٹا۔" (بہار شریعت، ج01، ص305، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم